اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

وآتو الزکوۃ..................زکوۃ کے جدید مسائل

زکوۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ چونکہ ماہ رمضان المبارک میں نیکیوں کا ثواب عام دنوں کی بنسبت زیادہ ملتا ہے اس لئے ماہ صیام میں یہ فریضہ مسلمانان عالم بکثرت ادا کرتے ہیں، یہ کیسی مزے کی بات ہے کہ تمام عبادات کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے مگر اس رب کریم کا احسان دیکھئے کہ خود ہی توفیق ارزانی فرما کر اس پر اجر بھی عطا فرماتا ہے۔ مال اللہ کے فضل سے ملتا ہے اور اس مال میں سے زکوۃ ادا کرنے پر اجر بھی اللہ تعالی عطا فرماتے ہیں حالانکہ بندے نے اپنے پاس سے تو کچھ نہیں دیا جو دیا وہ مالک کا عطا کردہ تھا مگر اس پر اجر، یہ اس کی بندوں پر شفقت وعنایت کا ایک بے مثل وبے مثال مظہر ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی اللہ رب العزت نے صاحب نصاب لوگوں پر فرض کی ہے، زکوۃ ادا کرتے ہوئے انسان کسی انسان پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہا ہوتا ہے اور اس کا وہ حق اسے دے رہا ہوتا ہے جو اللہ نے اس کے مال میں رکھا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم.....اب اگر کوئی شخص زکوۃ ادا کر کے کسی پر احسان جتلائے گا تو یہ موجب گناہ ہوگا کیونکہ اس نے تو اللہ کے حکم کی بجا آوری کے طور پر اپنے مال سے وہ حصہ الگ کر کے محروم اور سائل کو دیا جو انہی کا تھا اس کا اپنا تھا ہی نہیں تو احسان جتلانا کیسا؟

آج کل ایک سوال زکوۃ کے حوالہ سے عام ہے اور ان حلقوں سے آیا ہے جو اپنوں سے زیادہ غیروں کے وفادار اور اغیار کے خیرخواہ ہیں، کہ غیر مسلم کو زکوۃ کیوں نہیں دی جاسکتی جبکہ قرآن میں تو زکوۃ کے مستحقین کا ذکر عمومی ہے اس میں مسلم یا کافر کی قید نہیں اور بطور دلیل یہ آیت پیش کرتے ہیں **انما الصدقات للفقراء والمساکین**......................**الخ**، مگر وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اسلام میں عمل کے میدان میں صرف قرآن نہیں بلکہ قرآن وسنت ہمارے لئے واجب الاتباع ہیں اور سنت میں یہ بات واضح طور پر بتائی گئی ہے کہ اموال زکوۃ وصدقات مسلمان

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

امیروں سے وصول کر کے مسلمان فقیروں میں تقسیم کئے جائیں گے (**تؤخذ من اغنیاء هم وترد علی فقراء هم**) ۔اسی لئے عہد رسالتمآب ﷺ سے آج تک مسلمانوں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ نہ تو غیر مسلموں سے زکوۃ وصول کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ادا کرتے ہیں ۔غیر مسلموں سے محبت کے اظہار کے طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ بے چارے بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور جب غیر مسلم کسی مسلم ملک کے باشندے ہوجائیں تو ان کی کفالت کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے ،اولا تو یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ ان کی کفالت کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے بلکہ ان کی نگہداشت مسلم حکومت کے ذمہ ہے۔نیز یہ کہ کس نے آپ کو روکا ہے کہ اپنے زکوۃ کے علاوہ دیگر اموال سے ان کی مدد نہ کریں؟ اللہ نے آپ کو جو دولت بخشی ہے اس میں سے مسلم فقراء کا مقررہ حصہ مسلم فقراء کو دیں اور غیر مسلموں کی مسلمانوں سے بڑھ کر مدد کرتے رہیں ، اور ہر دور میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ مسلم امراء غیر مسلم فقراء کی مدد امداد کرتے رہے ہیں ۔

ایک اور بات رمضان المبارک کے موقع پر زکوۃ کے حوالہ سے دریافت کی جاتی ہے وہ یہ کہ اگر کسی غریب (مسلم) بچی کی شادی ہے تو اس میں زکوۃ کا پیسہ اس کے والدین کو دے سکتے ہیں یا نہیں ، ضرور دے سکتے ہیں مگر اتنی رقم اگر انہیں مل گئی کہ وہ خود صاحب نصاب ہوگئے تو اس کے بعد زکوۃ کی مد سے رقم دینے کی گنجائش ختم ہوجائے گی اور ان کے لئے اب مزید کسی سے زکوۃ لینا جائز نہ ہوگا۔اب زکوۃ کے علاوہ اموال سے آپ انہیں واشنگ مشین خرید کردیں یا فرج دیں ، سلائی مشین دیں یا کڑھائی مشین ان کے صاحب نصاب ہوجانے کے بعد یہ سب زکوۃ کے علاوہ دیگر سرمایہ سے دیا جائے گا۔

ایک نیا مسئلہ ہم سے اس بار کسی نے دریافت کیا کہ ایک غریب بچے کو موبائل فون میں بیلنس زکوۃ کی رقم سے ڈلوا کر دیا جاسکتا ہے یا نہیں ،ہم نے کہا بیلنس ڈلوا کر دینا اگر ناگزیر ہے اور ضرورت شرعی کے زمرے میں آتا ہے تو بیلنس ڈلوا کر دینے کی صورت میں رقم اگر بیلنس ڈالنے والی کمپنی کو دیا تو اس میں اس مسکین کی تملیک نہیں پائی گئی اور مال زکوۃ میں تملیک شرط ہے ۔تو بہتر یہ ہوگا کہ رقم اسے دے دیں اور وہ اس رقم سے بیلنس ڈلوائے یا برگر کھائے ، جو بھی کرے آپ اسے پابند نہیں کرسکتے کہ وہ اس رقم سے لازما بیلنس ہی ڈلوائے ۔اس سلسلہ میں تفصیل طلب کرنے پر جو دلچسپ صورتحال سامنے آئی آپ بھی سماعت فرمائیں ، یہ مسئلہ دراصل ایسے سیٹھ صاحب کا ہے جن کے پاس کام کرنے والے

بعض مزدور اور ڈرائیور قسم کے غریب لوگ کام کرتے ہیں اور سیٹھ صاحب کو انہیں فون پر ہدایات دینے اور ان سے خبریں لینے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ ڈرائیور کو حکم دیتے ہیں کہ جب فلاں جگہ مال لے کر پہنچ جاؤ تو مجھے فون کرنا، اور یہ روز کا معمول ہے، بے چارے ڈرائیور نے ایک دن تنگ آ کر کہا سیٹھ صاحب میرے پاس بیلنس نہیں تھا اس لئے آپ کو فون نہیں کرسکا۔ سیٹھ صاحب نے طے کردیا کہ آئندہ زکوۃ فنڈ سے بیلنس کے لئے تمہاری مدد کی جائے گی، اور زکوۃ فنڈ سے دوسو روپے دے دئے اور ہدایت کی کہ اس سے صرف بیلنس ہی ڈلوانا۔ حضرات گرامی خود سوچئے زکوۃ کی یہ رقم سیٹھ صاحب نے جس بیلنس کے لئے دی ہے اس کا فائدہ تو سیٹھ صاحب خود ہی اٹھانا چاہتے ہیں اور اس غریب ڈرائیور پر مفت کا احسان۔ ادھر ایک صاحب نے ہمیں بتایا کہ ایک سیٹھ نے اپنے بعض ایسے ملازمین کو جو آؤٹ ڈور ڈیوٹی پر ہوتے ہیں دس دس ہزار والے نئے موبائل یہ کہہ کر دلوائے کہ یہ کمپنی کی طرف سے آپ کو بونس اور تحفہ ہے، آڈٹ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کی مد سے دلوائے گئے اور کہا گیا کہ غریب لوگ تھے ہم نے سوچا ان کو ایک ایک موبائل ہی دے دیں۔ زکوۃ کی اس طرح کی " جدید تقسیم " آج کے جدید ذہن کی اختراع اور پیداوار ہے۔ اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوۃ میں اصل تملیک یعنی مال کا مالک بنانا ہے اور ایسی صورتوں میں تملیک تو سرے سے ہے ہی نہیں دھوکہ مزید ہے کہ بونس کہہ کر دیا اور حقیقتاً زکوۃ تھی۔

بعض لوگ اور ادارے اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم بچوں کی فیسیں اپنے زکوۃ فنڈ سے ادا کرتے ہیں اس میں بھی اصل یہ ہے کہ فیس کی رقم اس بچی بچے کو دے دی جائے اور وہ خود اسے ادا کرے۔

کچھ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ زیر استعمال زیور پر بھی زکوۃ ہے؟ حیرت ہوتی ہے کہ بعض لوگوں میں یہ بات کسی طرح پھیلا دی گئی ہے کہ زکوۃ صرف اس سونے چاندی اور زیور پر ہے جو برائے انوسٹمنٹ خرید کر رکھا گیا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو زیور بچیوں کی شادیوں کے لئے خرید کر رکھا گیا ہے کیا اس پر بھی زکوۃ ہوگی تو اس سلسلہ میں گزارش یہ کہ اگر اس زیور کا مالک بچیوں کو بنادیا گیا ہے اور وہ اس زیور اور دیگر اموال کی مالک ہونے کے باوجود صاحبات نصاب نہیں ہیں تو نہیں ہوگی، لیکن اگر صاحبات نصاب ہوگئی ہیں تو زکوۃ ہوگی، لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت نہایت ضروری ہے کہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ زیور خریدا تو بچیوں کے لئے ہی گیا ہے لیکن اس زیور کے مالک ماں باپ ہی ہیں،

بچیوں کا صرف نام ہے ان کی ملکیت میں نہیں، اور ملکیت یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اسے تبدیل یا فروخت کر سکیں یا کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکیں، جبکہ یہ اختیار انہیں نہیں ہوتا، ایسی صورت میں جب ان کی ملکیت ثابت نہ ہو وہ والدین ہی کا ہے اور والدین کے پاس اپنا سونا چاندی زیور اور دیگر اموال بھی ہیں جس کے وجہ سے وہ صاحب نصاب ہیں تو اس زیور پر جو بچیوں کی شادیوں کے لئے لیا ہے مگر ملکیت والدین کی ہے اس پر بھی حولان حول کی صورت میں والدین کو زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔

بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی سے متعلق بھی بعض سوالات ہم سے دریافت کئے گئے ہیں اس سلسلہ میں بہتر ہوگا کہ ہماری کتاب "بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ کرلیا جائے۔

جدید فقہی مسائل کے حوالہ سے بعض احباب فون پر مسائل دریافت فرماتے رہتے ہیں ان سے یہ گزارش ہے کہ مسئلہ لکھ کر ارسال فرمایا کریں تا کہ اس کا مفصل و مدلل دجواب دیا جاسکے اور اگر صحیح جواب تک ہماری رسائی نہ ہو تو اہل علم سے اس کا جواب حاصل کر کے دیا جاسکے یا کم از کم لا اعلم کہنے کا اجر ہی حاصل کیا جاسکے۔

نئی کتاب

نسب و نسبت فرید

تحریر علامہ ڈاکٹر ضیاء الحبیب صاحب

شائع کردہ : الصابریہ ۲۰۵ علی بلاک اتفاق ٹاؤن لاہور

ہدیہ : ۳۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

فرید بک سٹال اردو بازار لاہور مکتبہ امام ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور

علاوہ ازیں ہر اچھے بک اسٹال پر دستیاب ہے۔

☆ الضرر لا یزال بالضرر ☆ نقصان کا ازالہ نقصان سے نہیں کیا جائے گا ☆